اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

غلام احمد قادیانی

رجسٹرڈ ایل ۸۲۳

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL

QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار ۔ فی پرچہ تین پیسے

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۱۰ عہ ۔ ششماہی للعہ ۔ سہ ماہی عا/

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲ ۔ نمبر ۱۳۶

مورخہ ۱۱ رجون ۱۹۲۵ء یوم پنجشنبہ مطابق ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ

مدینۃ المسیح

غیر احمدی مولویوں کے اعتراضات کے جواب میں ۷ رجون کی رات کو بھی مسجد اقصیٰ میں جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی یار محمد صاحب۔ جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ بعض غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ لیکن باوجود سوال کا موقعہ دینے کے کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔

۸ رجون بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ جس میں جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب کی تقریروں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود ناسازی طبع ایک نہایت زبردست تقریر فرمائی۔ جس میں دیوبندیوں کو معارف قرآنی کے متعلق کھلا چیلنج دیا۔ تقریر کے بعد سو آدمیوں نے بیعت کی۔ (مفصل حالات آئندہ)

غیر احمدی علماء کا مناظرہ سے فرار اور اپنی ہزیمت کا کھلا کھلا اقرار

اِس دفعہ غیر احمدیوں کا جلسہ جس قدر خستہ اور ناکام صورت میں ہوا۔ اور اس میں جو خاک اڑتی رہی۔ اس کا ذکر تو بعد میں کیا جائیگا۔ فی الحال صرف اتنا لکھا جاتا ہے۔ کہ اب کے نہ تو مولوی ثناء اللہ صاحب آئے۔ اور نہ مولوی ظفر علیخان صاحب تشریف لائے۔ البتہ دیوبندی طائفہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی کی سرکردگی میں آیا۔ مگر باوجود ہماری طرف سے بار بار چیلنج دینے کے اتنی جرأت نہ ہوئی کہ میدان مناظرہ میں آسکے۔ ذیل میں وہ اشتہارات درج کئے جاتے ہیں۔ جو ہم نے اس موقعہ پر شایع کئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولوی محمد مرتضیٰ حسن صاحب ناظم تعلیمات دیوبند کا چیلنج منظور

مولوی محمد مرتضیٰ حسن صاحب کا اشتہار جس کی سرخی "مرزائیت کا جنازہ بے گور و کفن" مشتہر کے اخلاق کا آئینہ ہے۔ آج دن کے پانچ منٹ پر ہمارے پاس پہنچا۔ اشتہار کیا ہے۔ دیوبند کی اخلاقی تہذیب کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ ہم اس کو سردست نظر انداز کرتے ہوئے اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ جو بدیں الفاظ دیا گیا ہے:-

"دیکھئے کہ مرزا صاحب کے قواعد خاص تجویز فلاں فلاں ہیں۔ ان ہی سے اس قدر جھوٹ ثابت ہو جائیں۔ تو مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ پھر ملاحظہ فرمایئے۔ کیسے تعیلی ارشاد ہوتی ہے۔ اور مرزا صاحب کے مختص دعاوی کو کیسے جھوٹا ثابت کر دیا جائے گا بعون اللہ تعالیٰ ہم مرزائیوں کو قبر کے دروازے تک پہنچائیں گے"۔ پھر لکھتے ہیں

"مرزائی اس کا جواب بھی نہ دے سکیں گے۔۔۔۔ اور اگر ہمارا یہ خیال غلط ہے۔ تو بسم اللہ مرزائی خلفا امیر لشکر سب ملکر اس اشتہار کا جواب دیں۔ مگر منداچا ہے۔ جواب نہیں دے سکتے۔ نہیں دے سکتے۔ نہیں دے سکتے" پھر تحریر کرتے ہیں" مگر سوت تو ہمارے چیلنج کا جواب دینا ہے"۔

لہٰذا ہم حسب خواہش مولوی صاحب ان کے چیلنج کو منظور کرتے ہوئے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ دعاوی میں سے ایک دعویٰ آپکے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دعویٰ کو آپ غلط ثابت کرسکے۔ تو آپکی دیگر لاف وگزاف مندرجہ اشتہار بھی قابل توجہ ہو سکتی ہے۔ اور وہ دعویٰ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر انبیاء کی طرح فوت ہوگئے ہیں۔ اور اب وہ دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے۔ پس آپ مرد میدان بنکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جس کو کہ عوام الناس کے سامنے آپ بیان کرتے ہوئے نہیں جھکتے۔ ہمارے مقابلہ میں ثابت کر دکھائیں۔

امید ہے۔ کہ مولوی صاحب اب یہ فیصلہ کیئے بغیر قادیان سے رخصت نہیں ہوں گے۔ اس کے متعلق آپ کو اختیار ہے۔ کہ آج یا کل ہم سے مباحثہ کرلیں۔ اگر آپ اپنے جلسہ گاہ میں اس کا انتظام کرنے کے قابل نہ ہوسکیں۔ تو ہمارے زیر انتظام ہماری جگہ پر یہ مناظرہ ہو سکتا ہے۔

میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق سکرٹری تبلیغ قادیان دارالامان

ہم احمدی طلباء کالج تیار ہیں

معلوم ہوا ہے۔ کہ سید مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی نے دوران تقریر میں کہا ہے۔ کہ احمدی طلباء میری ایک تقریر کی مار ہیں۔ ان کو ذرا سننے کا موقع دیا جائے۔ تو پھر نتیجہ دیکھیں۔ سو ہم احمدی طلباء کالج اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ وہ ہمیں وقت بتائیں۔ تاکہ سب ان کی تقریر سننے کے لئے جمع ہو جائیں۔ مولوی صاحب اپنے دل کا غبار نکال لیں۔ گو ہمیں اس غیر معقول کے لئے تضیع اوقات گوارا نہیں۔ تاہم اتمام حجت کیلئے بالکل آمادہ ہیں۔ شرط یہ ہے۔ کہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب اپنے رفقاء وہم عقیدہ حضار جلسہ کے متعلق یہ تحریری اقرار دیں۔ کہ وہ اپنی تقریر کے بعد اتنا ہی وقت دیں گے۔ اور ہم احمدی طلباء کالج میں سے ایک کی تقریر جوابی اسی جلسہ میں سنیں گے۔ کیا مولوی صاحب اس کے لئے تیار ہونگے؟ اس کا جواب آئندہ زمانہ دیگا۔ ہم ابھی سے کہہ دیتے ہیں کہ مولوی صاحب موصوف کو یہ ہمت نہیں پڑے گی۔

ہم ہیں احمدی طلباء کالج قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قوم۔ کیسے لوگو ادہر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل ونہار

دعوت الی الخیر

بنام حضرات علماء عموماً وجناب مولوی سید مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی خصوصاً

آپ ہر سال قادیان میں تشریف لاتے اور جو کچھ یکطرفہ باتیں آپ کے دل میں آتی ہیں۔ وہ ان لوگوں کے سامنے جو مسائل مختلفہ مابین احمدیان وغیر احمدیان سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ بیان کر کے حسب مقولہ مشہور" تنہا پیش قاضی روی راضی آئی" دو تین یوم گذار کر چلے جاتے ہیں۔ ہم ہر سال آپ کو حق کی دعوت دیتے رہے۔ مگر آپ نے ان بیچارے مسلمان کہلانیوالوں کو حق کے راستہ سے دور رکھنے کی کوشش کر کے ہمیشہ اس پیالہ کو ٹلانا چاہا۔ کہ بالمقابل تبادلہ خیالات وتحقیق مسائل کریں۔ اب پھر ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ آج ہی یا کل اپنے جلسہ سے فارغ ہو کر آپ ہم سے مسائل ذیل پر مباحثہ کرلیں۔

(۱) حیات وفات مسیح ناصری علیہ السلام (۲) ختم نبوت کی حقیقت (۳) صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔

اس جلسہ مناظرہ کا اگر آپ اپنے جلسہ گاہ میں انتظام پسند کریں تو وہاں ہی۔ ورنہ ہم اپنی ذمہ داری پر اپنے مکان میں مناظرہ کا انتظام کرائیں گے۔ اور تمام حفظ امن کے ذمہ دار ہم ہوں گے اور علماء جو مہمان کے طور پر آئے ہوئے ہیں۔ انکی رہائش اور کھانا وغیرہ بھی ہمارے ذمہ ہوگا۔ والسلام۔

الداعی الی الخیر

(میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق وسکرٹری تبلیغی کمیٹی قادیان)

اعلان اور دعوت عام

اہالیان قادیان کو عموماً اور بیرونجات کے مہمانوں کو خصوصاً اس بات کی دعوت دیجاتی ہے۔ کہ آج بعد نماز ظہر بڑی مسجد (منارہ والی) میں ان تمام اعتراضات کا جواب دیا جاویگا۔ جو غیر احمدی علماء اپنے جلسہ میں پیش کر رہے ہیں۔ اسکے علاوہ قرآن شریف کے حقائق ومعارف بھی بیان کئے جائیں گے۔ جس سے اسلام اور نبی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت کیجاویگی۔ اور اگر باہر سے آنیوالے غیر احمدی مہمان اپنے علماء ہماری مجلس میں سوال کرنیکی خاطر لانا چاہیں تو وہ بخوشی لا سکتے ہیں۔ ان کو مناسب موقعہ دیا جاویگا۔ ہمارے اس جلسہ میں شریک ہونے کی خاطر جن اصحاب کو ٹھہرنا ہو۔ انکی دعوت طعام ہمارے ہاں ہوگی۔

میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق سکرٹری تبلیغ کمیٹی قادیان دارالامان

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ذریعہ قبول احمدیت کی توفیق

یہ عجیب حسن اتفاق ہے۔ کہ ایک طرف اسی پرچہ میں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے وجود احمدیت کیلئے مفید ہونے پر جناب حافظ روشن علی صاحب کی ایک تقریر درج ہو رہی ہے۔ اور دوسری طرف جبکہ یہاں غیر احمدی مولوی ہمارے خلاف گلے پھاڑ پھاڑ کر چلا رہے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ایک ایسا خط موصول ہوا ہے۔ جس میں بحلف اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ راقم خط کو مخالفین احمدیت کے ذریعہ اور خاص کر مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریروں کی وجہ سے قبول احمدیت کی توفیق حاصل ہوئی۔ چنانچہ صاحب موصوف جن کا نام محمد رمضان صاحب قریشی ہے۔ اور جو ایم۔ بی ہائی سکول شاہ آباد ضلع کرنال میں اول مدرس فارسی ہیں۔ اپنے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"میں حلفیہ عرض کرتا ہوں۔ کہ داخل سلسلہ ہونے میں میری مدد زیادہ تر کتب مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے کی۔ اہلحدیث کا مسلسل تین سال تک خریدار رہا ہوں۔ مگر بجز دعویٰ ہمہ دانی وخرافات کے کچھ نظر نہیں آیا۔"

یہ ایک بالکل تازہ شہادت ہے۔ اس امر کی۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے مخالفین جنہوں نے اپنی ساری عمر اسمیں صرف کردی ہے۔ نہ صرف کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ بلکہ انکی تقریریں اور تحریریں اشاعت احمدیت کے لئے ممد اور معاون بن رہی ہیں۔ جو صداقت احمدیت کا بین ثبوت ہے۔ دیکھو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولم یروا انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها کیا مخالفین نہیں دیکھتے۔ کہ ہم زمین کو اسکے کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں۔ یعنی مخالفین کو کم کر رہے ہیں۔ یہی حال احمدیت کے مخالفین کا ہو رہا ہے۔

منشی عبدالرحیم صاحب کا انتقال

منشی عبدالرحیم صاحب جو پہلے امرتسر میں ملازم تھے اور کئی سال ہوئے ہجرت کر کے قادیان آگئے تھے اور دفتر تعلیم وتربیت میں کارکن تھے۔ ۱۰ رجون کو لاہور جہاں انہیں علاج کیلئے لیجایا گیا تھا۔ فوت ہوگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت مخلص سلسلہ سے نہایت محبت رکھنے والے اور خوش اخلاق انسان تھے۔ انہوں نے اپنی تمام کتب اور اخبارات سلسلہ کے پرانے فائل جو انکی سالہا سال کی کمائی تھے۔ مرکزی لائبریری میں دے دیئے ہوا ایک دفعہ ضروریات سلسلہ کیلئے چندہ کی تحریک پر انہوں نے اثاث البیت تک لاکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کر دیا۔

مرحوم کو چند دن ہوئے پیٹ میں کچھ شکایت پیدا ہوگئی تھی جسکے متعلق ڈاکٹری تحقیقات سے اپنڈے سائٹس بیماری سمجھی گئی۔ اسکے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں لاہور لیجانے کا ارشاد فرمایا۔ وہاں ان پر اس کا ایسا شدید حملہ ہوا۔ کہ مرحوم جانبر نہ ہو سکے لاہور سے انکی لاش بذریعہ موٹر ۱۱ رجون قادیان لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم پنجشنبہ - قادیان دار الامان - ۱۱ جون ۱۹۲۵ء

کیا اسلام میں مُرتد کی سزا قتل ہے؟

قرآن شریف اور قتلِ مُرتد

نمبر ۶

(حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے کے قلم سے)

جیسا کہ گذشتہ مضمون میں بتایا گیا ہے۔ مولوی ظفر علیخان صاحب نے تو قرآن کریم میں قتلِ مرتد کے متعلق "بالتصریح" ذکر نہ ہونے کی شرط بڑھا کر مولوی شبیر احمد صاحب کی خاطر داری کو ایک حد تک ملحوظ رکھا۔ مگر مولوی شاکر حسین صاحب سہسوانی نے ۲۳ مارچ کے زمیندار میں صاف لکھ دیا کہ :-

"اس امر میں اختلاف کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ قرآن پاک میں قتلِ مرتدین کا کوئی صریح وغیر صریح حکم موجود نہیں ہے"

مگر ساتھ ہی مولوی سہسوانی صاحب اور مولوی ظفر علی خان صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سارا دین محض قرآن میں محدود نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن نے مرتد کی دنیوی سزا کے متعلق سکوت اختیار کیا ہے لیکن قرآن حکیم بعض دیگر احکام مثلاً حد شارب وغیرہ کے متعلق بھی اسی طرح ساکت ہے۔ لہذا اصولاً کہا جائے گا۔ کہ قرآن کریم اس بارہ میں ایسا ہی ساکت ہے۔ جیسا کہ بعض دیگر احکام شرعی ہیں۔

اسکے جواب میں ہم اس بات کے مدعی نہیں کہ شریعت کے تمام تفصیلی احکام قرآن شریف میں موجود ہیں۔ اور بے شک یہ درست ہے۔ کہ بعض تفاصیل قرآن شریف میں نہیں پائی جاتیں۔ مگر ان تمام تفاصیل کی جڑ اور ان کا اصل قرآن شریف میں موجود ہے۔ قرآن شریف ایک کامل کتاب ہے۔ اور جتنے احکام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے جاری فرمائے۔ وہ یا تو بالصراحت قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ یا ان کا بیج کلام ربانی میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ اگر بالصراحت قتل مرتد کا حکم قرآن شریف میں نہیں پایا جاتا۔ تو کیا بطور بیج اور تخم کے اس حکم کا کوئی نشان قرآن میں ملتا ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایک تفصیلی حکم قرآن شریف میں نہ پایا جاتا ہو۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسا حکم نافذ فرمایا ہو کہ نہ صرف اس کا اصل ہی قرآن شریف میں موجود نہ ہو۔ بلکہ وہ قرآن شریف کی عام تعلیم اور اسکی روح اور سپرٹ کے بھی خلاف ہو۔

قتل مرتد کا مسئلہ یعنی یہ مسئلہ کہ اگر کوئی شخص اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کرے۔ تو اسے بلا تامل اور بلا دریغ صرف ارتداد اور محض ارتداد کی سزا میں قتل کر دیا جاوے۔ یہ بھی ایسا مسئلہ ہے۔ کہ قرآن شریف میں اس کا بیج ہی مفقود نہیں۔ بلکہ یہ مسئلہ قرآن شریف کی تمام تعلیم کے خلاف اور اسکے بالکل الٹ ہے۔ اور اس مسئلہ کو قرآن شریف سے وہی نسبت ہے۔ جو تاریکی کو نور سے ہے۔ اور جس طرح نور اور ظلمت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ ایسا ہی قرآن شریف کی تعلیم قتل مرتد کے مسئلہ کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔ قرآن شریف کی تعلیم قتل مرتد کی تعلیم سے ایسی ہی دور ہے۔ جیسے مغرب سے مشرق بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور ان میں باہمی وہی تفاوت ہے جو سچ اور جھوٹ میں تفاوت ہے۔ اگر یہ مسئلہ درست ہے تو پھر نعوذ باللہ قرآن شریف جھوٹا ہے۔ اور اگر قرآن شریف سچا ہے۔ تو پھر ہمیں ماننا پڑیگا کہ یہ مسئلہ جس رنگ میں آج ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ بالکل غلط ہے یعنی یہ کہ ایک مُرتد کو محض ارتداد اور تنہا ارتداد کے جرم میں قتل کر دینا واجب یا جائز ہے ؂

نمازِ جمعہ کے لئے سہولتیں

قابلِ توجہ حکومتِ پنجاب

مُسلمان ممبرانِ کونسل اور مُسلمان اخبارات کا فرض

جمعہ کا دن مُسلمانوں کے لئے مذہبی لحاظ سے ایک مبارک اور مقدس دن ہے۔ جس کے متعلق قرآن کریم میں یہ خاص حکم ہے کہ اس دن جب اذان ہو۔ تو دنیوی کاروبار چھوڑ کر عبادت الٰہی کے لئے جمع ہو جانا چاہیئے۔ لیکن مسلمانوں میں چونکہ مذہبی احکام کی بجاآوری نہ رہی۔ اور وہ دین سے بالکل لاپروا ہو گئے اسلئے انگریزی حکومت میں جہاں اور کئی خلاف شرع باتیں انکی منشاء کے مطابق رواج پا گئیں۔ وہاں یوم الجمعہ کا احترام بھی قائم نہ رہا۔ اور نہ صرف اسدن سرکاری طور پر تعطیل نہ قرار دی گئی۔ بلکہ فریضہ جمعہ ادا کرنے کی رخصت بھی نہ رکھی گئی۔ جس سے سرکاری ملازمین جو نماز جمعہ ادا کرنے کی خواہش بھی رکھتے وہ بھی محروم ہو گئے۔

چونکہ یہ امر مسلمانوں کی مذہبی رُوح کے لئے سخت نقصان دہ اور ان کے دینی جذبات کو مُردہ بنا نیوالا تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جمعہ کے دن تعطیل ہونے کی ضرورت اور اہمیت مسلمانوں پر ثابت کر کے جہاں اس کے لئے کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ وہاں اس بارے میں ایک پُرزور درخواست وائسرائے ہند کے نام بھی تحریر فرمائی۔ جس میں تعطیل جمعہ کی تائید میں ۹ دلائل رقم فرمائے لیکن چونکہ یہ کام آپ کے بذات خود کرنے کا نہ تھا۔ بلکہ اس کے لئے تمام مسلمانوں کی متفقہ آواز اور تائید کی ضرورت تھی۔ جو باوجود بتانے اور اہمیت جتلانے کے ان کی طرف سے بہم نہ پہنچی۔ اس لئے اس کوشش کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اگر مسلمانوں میں اپنے اس مذہبی دن کا کچھ احترام ہوتا۔ اور وہ فریضہ جمعہ کی ادائگی اپنے لئے فرض سمجھتے۔ تو اس دن کی تعطیل کے لئے کوشش میں ضرور شریک ہوتے۔ اور اس صورت میں ضرور گورنمنٹ کو یہ چھٹی منظور کرنی پڑتی۔ جب کہ وہ دیگر اقوام کے لئے یوم الجمعہ کی نسبت بہت کم اہمیت رکھنے والے ایام کی تعطیلات منظور کر چکی ہے۔ لیکن مُسلمانوں کی اپنی کوتاہی اور مذہب سے لاپرواہی کی وجہ سے یہ بات کھٹائی میں پڑ گئی ؂

حال میں حکومت بنگال نے اعلان شائع کیا ہے

جس میں لکھا ہے :

"مسلمان سرکاری ملازموں کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے مزید سہولت بہم پہنچانے کے لئے جناب گورنر با جلاس کونسل نے احکام صادر کئے ہیں۔ کہ فوجداری اور دیوانی عدالتیں جمعہ کے روز ساڑھے بارہ بجے سے دو بجے تک بند رہا کریں۔ سرکاری دفتر بند نہ ہوا کریں گے۔ لیکن جتنے عرصہ کے لئے عدالتیں بند رہا کریں گی۔ اتنے وقت کے لئے دفاتر کے مسلمان ملازمون کو تعطیل ہو گی۔ اس وقت کے درمیان سرکاری دفاتر میں مسلمانوں کو کسی کام کے لئے نہ بلایا جائے گا۔ حکام اضلاع کو یہ ہدایات بھیجی گئی ہیں۔ کہ مقامی حالات کے مطابق تعطیل کے اس وقت میں تغیر و تبدل کر دیا جائے۔ یا اس وقت کو بڑھا دیا جائے۔ شہر میں جہاں عدالتوں سے مسجدیں دور ہوں۔ وہاں وقت بڑھا دیا جائے۔ حکام کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ حکومت کی حکمت عملی اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ مسلمان ملازموں اور ان مسلمانوں کے لئے جنہیں عدالتوں یا سرکاری دفتروں میں کام ہو۔ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے پوری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔"

گورنمنٹ بنگال کا یہ اعلان جہاں مسلمانوں کے لئے نہایت ہی ممنون کن ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ کم از کم ایک صوبہ کی گورنمنٹ نے مسلمانوں کے لئے فریضہ جمعہ کی ادائیگی کی اہمیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس نے اگر سارے دن کی چھٹی نہیں دی۔ تو اس قدر سہولت ضرور بہم پہنچا دی ہے۔ کہ نماز جمعہ ادا کی جا سکے۔ اب کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ دیگر صوبجات کی گورنمنٹیں اسی قسم کے احکام جاری نہ کریں۔ اور ہر جگہ کے مسلمانوں کے لئے نماز جمعہ کی ادائیگی میں سہولتیں نہ بہم پہنچائیں۔ ہم دیگر صوبجات کی حکومتوں کو عموماً اور صوبہ پنجاب کی حکومت کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اگر وہ اس وقت تک مسلمانوں کی اس نہایت اہم مذہبی ضرورت کو پورا کرنے میں سبقت نہیں کر سکی۔ تو اسے اب حکومت بنگال کے مثال قائم کر دینے کے بعد توقف سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد گورنمنٹ بنگال سے بھی بڑھ کر سہولتیں بہم پہنچانے کا اعلان کر دینا چاہیئے۔

پنجاب کونسل کے مسلمان ممبروں کو چاہیئے۔ کہ اس بارے میں اپنے پورے اثر اور رسوخ کو استعمال میں لائیں۔ اور گورنمنٹ کا پیچھا نہ چھوڑیں۔ جب تک وہ فریضہ جمعہ کے متعلق سرکاری ملازموں اور ان لوگوں کے لئے جن کا تعلق سرکاری دفاتر اور عدالتوں سے ہوتا ہے۔ ضروری سہولتیں منظور نہ کرے۔

اس امر کی تائید میں آواز اٹھانے کے لئے ہم سب مسلمان اخبارات سے بھی درخواست کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان میں "زمیندار" کے سے اخبار بھی ہیں۔ جو اپنے ذاتی معاملات کے متعلق تو مولوی دیدار علی صاحب جیسے لوگوں کی فریاد بھی گورنمنٹ کے پاس لے جاتے ہیں۔ مگر قومی اور مذہبی مفاد کے متعلق گورنمنٹ کو متوجہ کرنا باعث عار سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس قماش کے اخبارات کو چھوڑ کر ان اخبارات سے جو مسلمانوں کے دینی اور دنیوی مفاد کی حفاظت اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ گذارش کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ بنگال نے نماز جمعہ کے متعلق سہولت کا اعلان کر کے جو موقع بہم پہنچایا ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور ہر صوبہ کی حکومت سے مطالبہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ بھی اس قسم کے احکام جاری کرے۔

خواجہ حسن نظامی صاحب اور آریہ

خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے رسالہ درویش (۱۵ر مئی) میں افغانستان سے اپنا رابطہ قائم کرنے کی غرض سے پہلا مضمون بزبان فارسی شائع کیا تھا۔ جو سر منڈاتے ہی اولے پڑے کا مصداق ہوا۔ اس میں نہ معلوم انہوں نے آریوں کے متعلق کس بناء پر یہ شائع کر دیا۔ کہ

"برائے اشتعال سائر ہنود بمقابلہ انگریزاں و مسلماناں حمایت گاؤ می کنند ورنہ ایشاں را با گاؤ ہیچ عقیدتے نیست۔ بلکہ پوشیدہ گوشت گاؤ از دوکانات اسلامیہ خریدہ بکمال لذت می خورند"

یعنی آریوں کو گائے سے نہ صرف کوئی عقیدت نہیں۔ بلکہ وہ پوشیدہ طور پر مسلمانوں کی دوکانوں سے اس کا گوشت خرید کر بڑے مزے سے کھاتے ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ ایک بہت بڑی غلط بیانی تھی۔ جو آریوں کی دل آزاری کے لئے کی گئی۔ اس پر آریہ اخبارات نے جب صدائے احتجاج بلند کی۔ اور گورنمنٹ سے مقدمہ چلانے کی درخواست کی۔ تو خواجہ صاحب نے ان سطور میں کاتب کی دست برد کا عذر پیش کر دیا۔ اس عذر میں کہاں تک صداقت ہے اس سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ آریہ اخبار تیج (۵ر جون) میں ایک خبر درج کرتے ہوئے "سلطان ابن سعود" کو "شیطان ابن سعود" لکھا گیا ہے۔ اگر یہ خواجہ حسن نظامی صاحب کے مقابلہ میں جوابی طریق اختیار نہیں کیا گیا۔ جس کے متعلق خواجہ صاحب کی نسبت کاتب کی غلطی کا عذر زیادہ قابل قبول ہو سکتا ہے تو خیر ورنہ یہ نہایت افسوسناک ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ اس روش کو آریہ اخبارات آئندہ اسلام کے نہایت مقدس افراد اور اعتقادات کے متعلق طول دیں۔ اور جب اس کے خلاف آواز اٹھائی جائے۔ تو کہدیا کریں۔ یہ کاتب کی غلطی ہے۔ خواجہ صاحب کو آریوں سے دیانتدارانہ طور پر معذرت طلب کر کے اس فتنہ کا سد باب کرنا چاہیئے۔

چودھویں صدی کے مولوی

ہمارے اس عنوان کی "چوٹوں" سے "زمیندار" اپنے "مولویوں" کے کاسہ ہائے سر کو لہو لہان پا کر اظہار رنج و غم کر چکا ہے۔ اگر فی الواقعہ ہماری چوٹوں سے "زمیندار" کے مولویوں کے سر چور چور ہو گئے ہیں۔ تو خود "زمیندار" اپنی "شائستگی اور شستہ اطواری" کی مشین گن سے آجکل ان بیچاروں پر جو گولہ باری کر رہا ہے۔ اس سے انکی کیا حالت ہو رہی ہو گی۔

بریلوی علماء نے جس دن سے مولوی ظفر علی خان صاحب پر کفر کا فتویٰ عائد کیا۔ اور انکی بیگم صاحبہ کو مطلقہ قرار دیکر بلا عدت کسی سے نکاح کر لینے کا ارشاد فرمایا۔ اسی دن سے "زمیندار" اپنے ان مولویوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا ہے۔ اور اس بات کو اسنے قطعاً فراموش کر دیا ہے۔ کہ بریلوی حضرات نے جو کچھ کیا ہے۔ شریعت نبوی کے احکام کی تعمیل اور اپنے فرائض کی تکمیل میں کیا ہے۔ ان کے فیصلہ کے خلاف آواز اٹھانا شریعت اسلامیہ کی ہتک ہے۔ اور شریعت کی ہتک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک ہے۔ اور رسول کریم کی ہتک خدا تعالےٰ کی ہتک ہے۔ جس کا مرتکب ہونا اپنے کفر کی [illegible]

زمیندار (۳۰ر مئی) اپنے علماء کرام کے متعلق لکھتا ہے :-

"انجمن حزب الاحناف کے جلسے میں جن انسان نما طاغوتوں نے زمیندار سے مقاطعہ کا اعلان کیا۔ ان کی تہذیب و شائستگی پر خود تہذیب و شائستگی ماتم کر رہی ہے۔ علی الخصوص ایک بہت بڑی بدبختی مرغی کے گندے انڈے نے جو غلاظت بکھیری۔ اور چند لال لکھ یعنی سرخ ریش بزرگ جس انداز سوقیانہ سے ناچے کودے۔ اس کی یاد اہل لاہور کے دلوں سے کبھی محو نہیں ہو سکتی"

ان ہی حضرات کو "زمیندار" اپنی بارگاہ سے "جاہلان عالم نما" کا خطاب دیتا اور مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی نسبت سے رضائی کہلانیوالوں پر "لحافیوں" کی پھبتی اڑاتا ہے۔ پھر کاسہ لیس ہیرم کش۔ غدار۔ اور اسلام فروش کھوسٹ" کی مالا ان کے گلے میں ڈالتا ہوا لکھتا ہے "ان اوہام پرست پیروں اور ان پلاؤ خور ملنٹوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جن علمائے کرام اور جن مشائخ عظام کی تعظیم و تکریم مسلمانوں پر واجب ہے۔ وہ تم جیسے ہرزہ کار اور خفیف الحرکات نہیں ہوتے"

یہ سب کچھ کہنے کے بعد نہایت اخلاص سے یہ مشورہ دیتا ہے

"اگر تم ذرا برابر بھی شرم و غیرت رکھتے ہو۔ تو سب کے سب مسجد وزیر خاں کے حوض میں ڈوب مرو۔ اور اگر تمہاری بے شرمی اور سخت جانی تمہیں مرنے نہ دے۔ تو بریلی کے پاگل خانہ میں وہاں کے سڑی سودائیوں کے ساتھ پڑے سڑا گلا کرو"

یہ صرف ایک اخبار کے اقتباس ہیں۔ جن سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ "زمیندار" اپنے مولویوں کی خاطر تواضع کرنے میں کس قدر وسیع الحوصلہ اور عالی ہمت واقع ہوا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں۔ کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ "زمیندار" علماء کرام کی تعریف و توصیف کے گیت اسلئے نہیں گاتا۔ کہ وہ علماء ہیں۔ بلکہ ان کی مدح سرائی اور کاسہ لیسی صرف اس وقت کرتا ہے۔ جب وہ اسکی خواہشات کے مطابق فتویٰ صادر کریں۔ وہ ان کی اطاعت اور فرمانبرداری پر اس لئے زور نہیں دیتا کہ انہیں علمائ شرع متین سمجھ کر واجب الاطاعت قرار دیتا ہے۔ بلکہ اسی وقت تک انکے فتاویٰ کو قابل قبول سمجھتا ہے۔ جب تک وہ اس کی ہوا و ہوس کی تائید میں ہوں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ وہ جلسہ جس میں بقول اس کے (زمیندار ۶ جون) "بڑے بڑے صوفی۔ بڑے بڑے محدث بڑے بڑے حافظ اور حلقہ ہائے ارشاد و ہدایت کے بڑے بڑے نمائندے موجود تھے" اور بقول معاصر تنظیم (۳ جون) جس میں "ڈھائی ہزار مسلمانوں کا مجمع" "ڈیڑھ سو سے زیادہ علماء اسلام" رونق افروز تھے۔ اس میں جس شرعی فتویٰ کا اعلان کیا گیا۔ نہ صرف اس کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ بلکہ علماء کرام اور مشائخ عظام کی اس جمیعتہ کو بے نقط سنائی جا رہی ہیں۔

ہمارے نزدیک اسمیں نہ "زمیندار" کا قصور ہے۔ اور نہ اسکے مولویوں کا۔ مولوی صاحبان نے بھری جلسے میں مولوی ظفر علی خانصاحب اینڈ بیگم صاحبہ کے متعلق جو کچھ دُر افشانی کی۔ "زمیندار" اگر ساری عمر بھی اسکے بدلے میں اپنے صفحات گالیوں اور بد زبانیوں سے آلودہ کرتا رہے۔ تو "عوض معاوضہ" سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اور مولوی صاحبان اگر وہ روش اختیار نہ کرتے جس کے عادی ہیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوتی۔ کہ علمائهم شر من تحت ادیم السماء۔

امید ہے۔ اب "زمیندار" کو بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کی صداقت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہوگا۔ اور وہ اعتراف کریگا "چودھویں صدی کے مولوی" اسی قابل ہیں کہ ہم انکے پُرجہالت و غرور سروں پر اسوقت تک "جوتیں" لگاتے رہیں۔ جتیٰ کہ وہ انسانیت سیکھ جائیں۔

ہم ممنون ہیں۔ کہ "زمیندار" بھی آج کل اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹا رہا ہے ہم اسکے "ملفوظات" وقتاً فوقتاً ناظرین کرام کی دلچسپی کیلئے پیش کرتے رہینگے۔

وجود مخالفین کے فوائد

۲۲ مئی ۱۹۲۵ء کو مہمانخانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بعد نماز مغرب جناب حافظ روشن علی صاحب نے مندرجہ بالا موضوع پر تقریر فرمائی۔ جو حسب ذیل ہے:-

الم تر انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزهم ازا (سورہ مریم رکوع ۶) کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

فوائد کے مقابلہ میں نقائص

میں نے دیکھا ہے۔ لوگوں کی عادت ہے۔ کہ اگر کوئی چیز ان کو قابل نفرت معلوم ہو۔ اور واقعی وہ ایسی ہو۔ کہ لوگ اس کی تلخی کی وجہ سے اس سے نفرت کریں۔ تو اس کے فوائد ان کو معلوم ہو جانے پر ان تلخیوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ کونین ایک تلخ دوائی ہے۔ لیکن لوگوں کو جب یہ معلوم ہوا۔ کہ یہ بخار کو دور کرتی اور طاقت اور قوت بخشتی ہے۔ تو وہ اس کے کڑوے پن اور تلخی کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے بہت پسند کرنے۔ خود خریدنے اور دوسروں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سی چیزیں ہیں۔ جو سخت بدبو دار اور مزے میں نہایت تلخ ہوتی ہیں۔ لیکن فوائد کے لحاظ سے ان کا نفع چونکہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ لوگ خوشی سے ان کو خریدتے اور دوکانوں میں ان کو جگہ دیتے ہیں۔ پس کسی چیز کے فوائد جب زیادہ معلوم ہوں۔ تو لوگ اس کے بعض نقائص سے قطع نظر کر لیتے ہیں۔ جسمانی حالات میں اگر دیکھا جائے۔ تو مکھیوں کی کثرت سے انسان تنگ آ جاتا ہے۔ حالانکہ اگر مکھیاں نہوں۔ اور وہ انسان کو تنگ نہ کریں۔ تو بہت سی بدبودار چیزیں جنسے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے مٹانے اور دور کرنے کی انسان کوئی فکر نہ کرتا۔ جن سے وہ بہت زیادہ تکلیف اور نقصان اٹھاتا۔ اسی طرح مچھر اگر انسان کو نہ ستائیں۔ تو انسان اس گند کے دور کرنے کی طرف توجہ نہ کرے۔ اور اس کے زہریلے پن سے بے خبر رہ کر اس سے زیادہ نقصان اٹھائے۔ اسی طرح جوئیں انسان کو نہ کاٹیں۔ تو انسان لباس اور بدن کی صفائی کیطرف چنداں توجہ نہ کرتا۔ اور انسانیت کو چھوڑ کر کہیں کا کہیں پہنچ جاتا۔

انبیاء اور ان کی جماعتوں کے دشمن

اسی طرح انبیاء اور ان کی جماعتوں کے دشمنوں کا حال ہے۔ بہت سے لوگ ہیں۔ جو انبیاء کے دشمنوں کو اور ان کی مخالفت کو دیکھ کر ان کی نبوت اور صداقت میں شک کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اگر یہ نبی سچا ہوتا۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور اور مرسل ہوتا۔ تو اس کے اتنے دشمن کیوں ہوتے۔ اور وہ اس کو اتنی تکلیف کیوں دیتے حتیٰ کہ بعض دشمن خود بھی اس بات کو حجت پکڑنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے:-

واذا جاؤک حیوک بما لم یحیک به الله ویقولون فی انفسهم لولا یعذبنا الله بما نقول

کہ ہم جو اس نبی کے حق میں ایسے ایسے کلمات کہتے ہیں۔ اور اس کو دکھ دیتے ہیں۔ اگر یہ واقعہ میں خدا کی طرف سے ہوتا تو پھر خدا ہم کو عذاب کیوں نہیں دیتا۔ تو کئی دفعہ انبیاء کے دشمن سزا سے بچ جاتے ہیں۔ اور ان کو لمبی عمریں دی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض لوگ نبیوں کی صداقت میں شبہ کرنے لگتے ہیں۔ اور ان کے راستہ میں روکاوٹیں ڈالتے ہیں مگر یہ لوگ جو اللہ کے اور اس کے نبیوں اور ان کی پاک جماعتوں کے دشمن ہوتے ہیں۔ ان کے وجود کو بھی خدا تعالےٰ بے فائدہ اور بے کار نہیں چھوڑتا۔ اس مضمون پر قرآن کریم نے جو بحث کی ہے۔ اس سے صرف کسی سلسلہ حقہ کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ حقہ کی ترقی اور کامیابی کے لئے ایسے مخالفین کا وجود ضروری ہے۔ جو آیتیں اس وقت میں نے پڑھی ہیں۔ ان میں مخالفین کے وجود کے ایک فائدہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اسی طرح دیگر آیات میں ان کے وجود کے مختلف فوائد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جن میں حسب موقعہ پیش کرتا جاؤں گا۔

مخالفین کے وجود کا فائدہ

ان آیات میں جو ابھی میں نے پڑھی ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ الم تر انا ارسلنا الشیطین علی الکافرین تؤزهم ازا۔ فلا تعجل علیهم انما نعد لهم عدا۔ کیا تجھے معلوم نہیں۔ یعنی یقیناً تجھے معلوم ہونا چاہیئے (کیونکہ الم تر تنبیہ کے لئے لایا جاتا ہے) کہ ہم نے شیاطین کو منکرین پر آزادی دے رکھی ہے۔ جو ان لوگوں کو جو حق کا انکار کرتے ہیں۔ خوب برانگیختہ کرتے اور ابھارتے رہتے ہیں۔ پس ایسے مخالفین کے خلاف تم جلدی نہ کرو۔ ہم ان کے لئے ان کے اعمال گنتے رہتے ہیں۔

اس آیت میں بتلایا گیا ہے۔ کہ ہم نے شیاطین کو چھوڑ رکھا ہے۔ جو کافروں کو ابھارتے ہیں۔ یعنی تمہاری کوشش سے یہ ممکن تھا۔ کہ کفار تمہاری باتیں سنتے۔ اور تمہاری طرف توجہ کرتے۔ جب وہ بھڑکائے جاتے ہیں۔ تو سنتے ہیں۔ پس پہلا فائدہ منکرین کا یہ ہے۔ کہ وہ لوگ عوام الناس کو اپنی مخالفت سے نبی کے وجود سے مطلع کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جس زمانہ میں نبی آتا ہے۔ اس میں عوام الناس پر شیطانوں کا تسلط ہوتا ہے۔ اور وہ چونکہ نہیں چاہتے۔ کہ لوگ حق کو پائیں۔ وہ نبی کو شناخت کریں۔ اس لئے

603

وہ بہت بڑی بڑی روکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ اور اس طرح جہاں جہاں نبی اپنا نام نہیں پہنچا سکتا۔ وہاں خود مخالفین اس کے نام کے پہنچانے کا باعث بن جاتے ہیں۔ گو وہ لوگوں کو نبی کی طرف جانے سے اور اس کو قبول کرنے سے روکتے ہیں۔ لیکن الانسان حریص فیما منع۔ لوگوں کو اور بھی تحقیق کیطرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر مخالفین کی مخالفت نہ ہو۔ تو لوگ سلسلہ حقہ کی طرف توجہ ہی نہ کریں۔ تو اس ذریعہ سے عام لوگوں میں اس نبی کی شہرت اور چرچا ہو جاتا ہے ؛

دو مثالیں

اس کے متعلق دو واقعہ مجھے یاد ہیں۔ ایک تو یہ کہ میں پہلے وزیر آباد میں پڑھا کرتا تھا۔ وہاں مولوی محمد علی بوپڑی آئے۔ اور انہوں نے ایک دو منزلہ چھت پر کھڑے ہو کر وعظ کیا۔ پہلے تو وہ کچھ عام وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ لیکن بعد میں انہوں نے زبان سے مرزا کا لفظ نکالا۔ اور پھر بے نقط گالیاں دینی شروع کر دیں۔ وزیر آباد کے چوک میں ایک مرزا ہوتا تھا۔ جو زین فروشی کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے سمجھا۔ کہ مولوی صاحب اس مرزا سے ناراض ہو گئے ہیں۔ چنانچہ صبح جب میں پڑھنے کیلئے مدرسہ گیا۔ تو میں نے دیکھا لوگ آتے ہیں۔ اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی سے جو میرے استاذ ہیں۔ پوچھتے ہیں۔ کہ حافظ صاحب مرزا بچارا تو بہت اچھا آدمی ہے خوش اخلاق ملنسار طبیعت رکھتا ہے۔ رات مولوی صاحب اس پر کیوں ناراض ہو رہے تھے۔ حافظ صاحب نے گو اس وقت بیعت نہیں کی ہوئی تھی۔ لیکن حضرت صاحب کی مخالفت نہیں کیا کرتے تھے۔ بلکہ جہاں موقعہ ملتا تائید کرتے تھے۔ حافظ صاحب لوگوں کی غلط فہمی دور کرتے۔ اور ان کو بتاتے۔ کہ وہ مرزا اور ہے۔ جن کو مولوی صاحب رات بُرا بھلا کہتے رہے ہیں۔ اور وہ قادیان میں رہتے ہیں۔ انہوں نے مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کے بعد اس مولوی نے شہر کے مختلف مقامات پر وعظ کر کے شہر میں ہر جگہ مخالفت کی آگ بھڑکا دی۔ مگر ساتھ ہی مسیح موعود کے دعویٰ سے لوگوں کو آگاہ کر دیا۔ تو ابتداء میں جو لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اور ان کو حضرت صاحب کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ وہ انہی مخالفین کی بدولت حاصل ہوا۔ ورنہ وہ حضرت صاحب کے نام سے ہی بے خبر تھے مخالفین نے ان تک نام پہنچایا۔ پھر انہوں نے تحقیق کی۔ اور حق کو قبول کر لیا۔ اسی طرح شیخوپورہ کے ضلع میں ننکانہ صاحب کے قریب ایک گاؤں ہے۔ جس کا نام کھیڑا ہے۔ وہاں پر ایک احمدی ہوا۔ ارد گرد پانچ پانچ چھ چھ میل تک کوئی اور احمدی نہ تھا۔ اس کی برادری نے مولوی ثناء اللہ کو بلایا۔ اور ادھر ہم کو بھی بلا لیا۔ اور تمام علاقہ میں مشہور کر دیا۔ کہ بحث ہو گی۔ لوگ بحث کا نام سن کر بکثرت جمع ہو گئے۔ اس اجتماع میں لوگوں نے خوب اچھی طرح ہماری باتوں کو سنا۔ اور بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ مجھے اس وقت خیال آیا۔ کہ اگر ہم ان لوگوں کے گھروں میں جا جا کر بلاتے۔ تب بھی ہماری باتیں سننے کے لئے اتنی تعداد میں ہرگز جمع نہ ہوتے لیکن ان مخالفین کی بدولت انہی کے خرچ سے اس قدر لوگ جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے توجہ سے ہماری باتوں کو سنا۔ اس وقت مجھے حضرت مسیح موعود کا ایک فرمان بھی یاد آیا۔ جو آپ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت اپنی کتاب اعجاز احمدی میں لکھا ہے۔ ولولا ثناء اللہ ماذال جاھل یشک ولا یدری مقامی ویجھر۔ فھذا علینا منۃ من ابی الوفاء۔ اری کل محجوب صبانی ننشکر۔ کہ اگر ثناء اللہ نہ ہوتا۔ تو ہمیشہ ناواقف آدمی شک میں رہتے۔ اور ان کو میرا علم نہ ہوتا۔ میرے مقام سے وہ بے خبر رہتے۔ اس لئے ثناء اللہ کی مخالفت بھی ہمارے اوپر ایک احسان ہے۔ کہ اس نے ہر ایک دور افتادہ پوشیدہ کو میری روشنی دکھلائی۔ جس کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ وہ ہماری طرف سے لوگوں کو روک روک کر اور ہماری مخالفت پر کھڑے ہو ہو کر لوگوں کو ہماری طرف متوجہ کرتا ہے۔ کیونکہ جس سے وہ لوگوں کو روکتا ہے۔ اس چیز کا اس کو ذکر بھی کرنا پڑتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں اصلیت معلوم کرنے کے لئے توجہ پیدا ہوتی ہے ؛ (باقی آئندہ)

طلباء مدارس دارالامان کے سرپرستوں کیلئے

گذشتہ سے پیوستہ

حدیث شریف میں لکھا ہے۔ عدۃ المؤمن کاخذ الکف۔ یعنی اگر مؤمن منہ سے کسی چیز کا وعدہ کرے تو اسے ایسا یقینی سمجھنا چاہیئے۔ جیسا کہ وہ چیز تمہارے ہاتھ آگئی ہے۔ لیکن بعض دوستوں کی حالت یہ ہے۔ کہ وعدہ پر وعدہ ہے۔ لیکن پورا ایک نہیں ہوتا۔ اب ایسی حالت میں خود غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہم نے آپ کے لڑکوں کے لئے ایسا عالی شان بورڈنگ تیار کیا ہے۔ پھر لائق سے لائق سپرنٹنڈنٹ رکھے۔ ہر کمرہ میں ٹیوٹر مقرر کئے۔ باورچی نانبیز۔ چپڑاسی۔ سقے اور خاکروب وغیرہ اونے ملازمین کام پر نوکر رکھے۔ سامان کا جدا روپیہ خرچ کیا گیا۔ اور ہر طرح آپ کے لڑکوں کی تربیت کے سامان کئے۔ لیکن کیا یہ چیزیں مفت آگئیں۔ کیا ان کے لئے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے۔ کہ یہ انتظام تبھی قائم رہ سکتا ہے۔ جب کہ طلباء ماہ بماہ فیس ادا کریں۔ اور خوراک وغیرہ کا خرچ جمع کرائیں۔ لیکن اگر طلباء روپیہ نہ دیں۔ تو کس روپیہ سے ہم کھانا انہیں کھلائیں۔ پھر جو اس قدر تاخیر یا بد معاملگی ہم سے کی جاوے۔ تو ہم کس طرح بورڈنگ کا انتظام قائم رکھ سکتے ہیں۔ میری اس شکایت سے ایسا نہ سمجھا جاوے۔ کہ ہمیں ہمیشہ بد معاملہ لوگوں سے ہی واسطہ پڑتا ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہم شکر کرتے ہیں۔ کہ اکثر احباب اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔ اور یہ جان کر کہ جس قدر بقایا زیادہ ہو گا۔ اتنی ہی اسکی ادائیگی مشکل ہوتی جاوے گی۔ وہ جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جہاں ہمیں فرض شناس احباب ہیں۔ وہاں چار ایسے بھی ہیں۔ جو خود بھی مشکل میں پڑتے ہیں۔ اور ہمیں بھی مشکل میں ڈالتے ہیں۔ اس شکایت کے وہی احباب ذمہ وار ہیں۔ اب میں نے احباب کے سامنے اس امر کے دونو پہلو اچھی طرح واضح کر دیئے ہیں۔ اس لئے ذیل کے چند امور کی طرف توجہ دلاتا ہوا اس عریضہ کو ختم کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ احباب میری گذارش پر عمل کر کے ہماری مشکلات کو ہلکا فرما دیں گے ؛

(۱) جن احباب کے ذمہ بقایا ہے۔ وہ جلد سے جلد بقایا ادا فرما دیں ؛

(۲) جن کے ذمہ بقایا نہیں۔ وہ احتیاط رکھیں۔ کہ کبھی خرچ بھیجنے میں تاخیر نہ ہو۔ کیونکہ تاخیر ہوئی۔ اور دوسرا مہینہ آیا۔ اور خرچ دوگنا ہو جاوے گا۔ اور پھر ادائیگی مشکل ہو جاوے گی ؛

(۳) جو احباب اپنے لڑکے بورڈنگ میں داخل کرنے کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں۔ وہ لازماً دو ماہ کا پیشگی خرچ ساتھ بھیجیں

(۴) جن احباب کی خدمت میں بورڈنگ کے منتظمین کی طرف سے مطالبہ اور تقاضا ہو۔ وہ اس سے ناراض نہ ہوں یہ تو ان کا فرض ہے۔ وہ بچارے ادب سے مطالبہ کرتے ہیں حدیث شریف میں تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ ان لصاحب الحق مقالاً۔ یعنی جس نے کسی سے کچھ لینا ہو۔ وہ اپنا مطالبہ سخت و سست لفظوں میں بھی کرے۔ تو برداشت کرنا چاہیئے ؛

(۵) لوکل انجمنوں کے سکرٹری صاحبان جہاں چندہ کی وصولی کا اہتمام اور جماعت کی عام نگرانی کرتے ہیں۔ وہاں یہ بھی مدنظر رکھیں۔ کہ ان کی جماعت میں سے جس صاحب کا لڑکا قادیان میں تعلیم پاتا ہے۔ آیا اس کے ذمہ بقایا تو نہیں ہو گیا۔ نیز جن جماعتوں میں امیر مقرر ہیں۔ وہ اپنے ماتحت ایسے احباب کو خاص طور پر تاکیدی ارشاد فرما دیں۔

اشتہارات

باجلاس میاں عبدالمجید خان صاحب عدالتی بہادر سلطان پور ،

گنگارام ولد گھسیٹا رام قوم برہمن سکنہ سلطان پور ۔ مدعی

بنام

مبارک علی ولد امام خاں ۔ کریم اللہ و عبداللہ پسران بمندے خاں قوم افغان سکنہ سلطان پور ۔ مدعا علیہم ؛

دعویٰ دلاپانے مبلغ اٹھائیس روپیہ بابت کرایہ چھ سالہ از ابتدائے ۶ چیت سمت ۷۵ لغایت ۵ چیت سمت ۸۱ ؛

حلفیہ بیان مدعی سے پایا جاتا ہے ۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۱ لاپتہ ہے ۔ اس لئے بنیت حاضری مدعا علیہ نمبر ۱ مبارک علی زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے ۔ کہ وہ بہ تقرر ۲ ہاڑ سمت ۸۲ اصالتاً یا مختاراً حاضر عدالت ہوکر جواب دہی مقدمہ کرے ۔ ورنہ عدم حاضری میں اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ؛ آج بتاریخ ۱۵ جیٹھ سمت ۸۲ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت جاری کیا گیا ؛

مہر عدالت　　دستخط حاکم

باجلاس میاں عبدالمجید خاں صاحب عدالتی بہادر سلطان پور

بھگت سنگھ ولد نرائن سنگھ ۔ قوم کمبو سکنہ ٹھٹھہ تحصیل سلطان پور حال ملک باز ۔ مدعی

بنام

روڑ سنگھ ولد کیسر سنگھ ۔ قوم کمبو سکنہ ٹھٹھہ حال ملک ملایا سٹیٹ اویسی جم بارا سٹیٹ

دعویٰ ۷۶۷ روپے بہی حساب

حلفیہ بیان مدعی سے پایا جاتا ہے ۔ کہ مدعا علیہ لاپتہ ہے اس لئے زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی اشتہار جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ مدعا علیہ بہ تقرر ۱۰ ہاڑ سمت ۸۲ اصالتاً یا مختاراً حاضر ہوکر جواب دہی مقدمہ کرے ۔ ورنہ عدم حاضری میں اس کے خلاف سلوک قانون ہوگا ؛

آج بتاریخ ۲۰ جیٹھ سمت ۸۲ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت جاری کیا گیا ؛

مہر عدالت　　دستخط حاکم

موتیوں کے سرمہ کی تازہ کرامت

برسوں کی گلی سڑی اور اندھی آنکھیں تندرست ہوگئیں

اب یہ امر تو اظہر من الشمس ہو چکا ہے ۔ کہ ہمارا ساختہ موتیوں کا رجسٹرڈ سرمہ ۔ ضعف بصر ۔ ککرے ۔ خارش چشم ۔ جلن ۔ پھولا ۔ جالا ۔ پانی بہنا ۔ دھند ۔ پڑبال ۔ رتوندہ ۔ گوہانجنی ۔ ابتدائی موتیابند ۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے ۔ قیمت فی تولہ صرف عہ ؍

ایک تازہ شہادت ۔ جناب نفر محمد صاحب احمدی چک نمبر ۱۱۶ ضلع منٹگمری سے لکھتے ہیں ۔ کہ میں نے اپنے ایک بچے کے استعمال کے واسطے جسکی آنکھیں گل چکی تھیں اور نظر بھی کچھ نہیں آتا تھا ۔ آپ کا تیار کردہ موتیوں کا سرمہ منگوایا ۔ الحمدللہ کہ اب اسکی آنکھیں بالکل تندرست ہوگئی ہیں ۔ ایک تولہ موتی سرمہ اور بذریعہ وی پی جلد بھجدیں ۔

پتہ :- منیجر کارخانہ موتی سرمہ رجسٹرڈ نور بلڈنگ قادیان پنجاب

محافظ حمل حب اٹھرا

جس کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں ۔ یا مردہ پیدا ہوں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو ۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں ۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں ۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں ۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں ۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن کر پیارے بچوں سے خالی تھے ۔ اور وہ مایوس انسان جو اولاد زندہ نہ رہنے کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا تھے وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں ۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا ۔ صحیح سلامت و مضبوط پیدا ہوکر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوگا ۔

قیمت :- فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر و رضاعت تک قریباً چھ تولہ خرچ ہوتی ہیں ۔ جو ایک دفعہ منگوائے پورا تولہ عہ لیا جائیگا ؛

المشتہر

(عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب)

الخطبہ نمبر ۲۶

ضلع گجرات کی ایک کشمیری قوم کی لڑکی جو بالغ جوان شریف و اردو پڑھی لکھی امور خانہ داری سے واقف کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ لڑکا تعلیم یافتہ برسر روزگار تنخواہ یا آمد یکصد روپیہ ماہوار تک ہو ۔ کشمیری قوم کے لڑکے کو ترجیح ہوگی ۔ خواہشمند دفتر امور عامہ سے خط و کتابت کریں ۔ جو نمبر اعلان کا لکھا گیا ہے ۔ یعنی نمبر ۲۶ خط و کتابت میں اس کا حوالہ ضرور دیں ۔ المشتہر ۔ ناظر امور عامہ قادیان

اکسیر معدہ

یہ کون نہیں جانتا ۔ کہ کمزور معدہ انسانی زندگی کو قطعی نکما بنا دیتا ہے ۔ گرمی کے دنوں میں تو قریباً ہر ایک معدہ کمزور ہو جاتا ہے جسکا نتیجہ درد شکم ۔ اپھارہ ۔ باؤ گولہ ۔ پیٹ کا گڑگڑانا ۔ بدہضمی کمی بھوک ۔ ترش ڈکاریں قے ۔ جی متلانا ہیضہ ۔ دست پیچش ۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا وغیرہ ہوتا ہے اکسیر معدہ نہ صرف ان عوارض کو دور کرتی بلکہ ہاضمہ کو تیز بھوک کو بڑھاتی معدہ کو طاقت دیتی اور رنگ کو نکھارتی ہے ۔ اور پھر یہی اکسیر لرزہ اور ملیریا بخاروں اور دانت و مسوڑوں کی بیماریوں کیلئے بھی تریاق ہے اس کا ہر گھر اور ہر جیب میں ہر وقت موجود رہنا نہایت ضروری ہے ۔ قیمت فی شیشی صرف عہ جو کئی ماہ تک کیلئے کافی ہے ۔ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر کارخانہ موتی سرمہ رجسٹرڈ نور بلڈنگ قادیان پنجاب

اشتہار بموجب آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

دوکان لدھا رام گلاب رام بذریعہ گلاب رام ولد گوردیال پروہتی سکنہ چک نمبر ۴۹۱ تحصیل شورکوٹ مدعی بنام مراد مدعا علیہ

دعوے مال

اشتہار بنام مراد ولد رمضان ذات بھٹی سکنہ چک نمبر ۴۹۲ تحصیل شورکوٹ درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے ۔ کہ تم دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہو ۔ اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۹/۶/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی مقدمہ کی کرو ۔ ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی ۔ تحریر ۲۹/۵/۲۵

مہر عدالت　　دستخط حاکم

کان

کان کی تمام بیماریوں نیٹ ۔ بہرہ پن کم سننے ۔ آوازیں ہونے ۔ درد ۔ زخم ورم خشکی ۔ پردوں کی کمزوری ۔ بچوں بڑوں کے کان بہنے ۔ نزلہ وغیرہ پر وہ بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات وہ شرطیہ دوا ہے ۔ جس پر انگریزی ڈاکٹر تک لٹو ہیں ۔ بیس سال تک کے بیمار اصلی صحت پا چکے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) اعتبار نہ ہو ۔ تو یہاں تشریف لاکر علاج کرائے ۔ دمہ اور مرگی کا بھی شرطیہ علاج کیا جاتا ہے ۔ دھوکہ بازوں سے ہوشیار ہوکر عقل سے کام لیں ۔ اپنا پتہ صاف لکھئے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے :- بہرہ پن کی دوا ۔ بلب اینڈ

ضرورت

نو ایجاد مشین سیویاں کے ایسے خریداروں کی جو بعد استعمال مشین سیویاں سارٹیفکٹ ارسال فرماکر مشکور فرمادیں ۔ قیمت سو دانہ چینی ۱۲۰ ۔ پالش شدہ منیجر

(منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان پنجاب)

ہندوستان کی خبریں

امرتسر میں آج کل شرومنی گردوارہ پربندھک کمیٹی اور گڑگیج اکالی جتھا اور ماجھا خالصہ دیوان کے درمیان کچھ تنازعہ ہو گیا ہے۔ شرومنی کمیٹی نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ گڑگیج اکالیوں نے دربار صاحب میں شرومنی کمیٹی کے بغیر اجازت ایک دیوان منعقد کیا۔ اور مستورات کے اس جلسہ کو زبردستی درہم برہم کر دیا۔ جو وہاں ہو رہا تھا۔ تعلقات باہم روز بروز کشیدہ ہوتے جا رہے ہیں۔

امرتسر۔ ۲ر جون شملہ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مجلس منتخبہ جدید گوردوارہ بل پر جو غور و خوض کر رہی ہے۔ اس نے طوالت اختیار کر لی ہے۔ اس کے جلسے ۱۰ر جون تک ہوتے رہیں گے۔ اداسیوں نے بہت سی یادداشتیں پیش کی ہیں جن میں بل کی مخالفت کی گئی ہے۔ اکالیوں کی ایک جماعت گڑگیج جتھا اور ماجھا خالصہ دیوان نے بھی بل کی مخالفت کی ہے یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ پربندھک کمیٹی کے ارکان ذاتی اغراض رکھتے ہیں۔

امرتسر ۴ر جون ایک مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں ایک نوجوان اس جرم کی پاداش میں پیش کیا گیا۔ کہ اس نے ۵ سیر پیاز ایک دوکان سے چرایا تھا۔ عدالت نے ملزم کو ڈیڑھ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم سنایا۔

مدراس ۲ر جون۔ اینگلو انڈین ایسوسی ایشن (جنوبی ہند) کی کونسل نے ایک اسپیشل جلسہ میں حسب ذیل رزولیوشن باتفاق آرا پاس کیا ہے۔ چونکہ ہندوستان میں اینگلو انڈین جماعت کی ترقی و بہبودی وغیرہ کے متعلق تمام مسائل پر اچھی طرح غور و معروض کیا جا چکا ہے۔ جس کے متعلق اینگلو انڈین ایسوسی ایشن لنڈن ابھی تک غور کر رہی ہے۔ اس لئے وزیر ہند اور ممبران وزارت برطانیہ کے پاس کوئی جدید وفد بھیجنا مناسب نہیں ہے۔ ایسی حالت میں ہندوستان اور بنگال کی اینگلو انڈین اور قوطن پذیر یوروپینوں کی ایسوسی ایشنوں نے ایک نئے وفد کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اسے منظور نہ کیا جائے۔

مدراس یکم جون۔ مہاتما گاندھی جی نے ڈاکٹر وارد دھمار اجلو کے استفسار پر بذریعہ تار رائے دی ہے کہ ہندو دلوں میں جو ذات پات کا معاملہ ہے۔ اس کو دور کرنیکا ریزولیوشن کانگرس میں پیش ہو سکتا ہے۔

امرتسر کا حبیب نامی ایک ۵۴ سالہ گوجر ایک ۵ سالہ لڑکی کی عصمت دری کرنے کے جرم میں سات سال قید سخت کی سزا یاب ہوا ہے۔

یہ افواہ بے بنیاد ہے۔ کہ لارڈ ریڈنگ کی میعاد عہدہ میں دو سال کی توسیع کی گئی ہے۔

کلکتہ میں ارواڑیوں کے ایک جلسہ میں ہندو دھرم کی رکھشا کے لئے آن واحد میں ۸ ہزار روپیہ جمع کیا گیا۔

سوراجیہ پارٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ سٹیٹ کونسل کی تمام نشستوں پر قبضہ کیا جائے گا۔

این ڈبلیو ریلوے یونین نے وزیر ہند صدر نیشنل یونین وغیرہ کو تار دیا ہے۔ کہ چالیس ہزار ریلوے کے آدمی دو ماہ سے ہڑتال پر ہیں۔ جس سے نقصان عظیم ہو رہا ہے مداخلت کر کے تصفیہ کرا دیں۔

حکومت صوبہ متحدہ نے ممالک غیر میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل وظیفے عطا کئے ہیں:۔ مس نور جہاں محمد یوسف لکھنؤ معلمی کے لئے تربیت حاصل کریں گی۔ پی۔ ایس۔ این شاستری دیوی لکھنؤ مغربی طرز کی تعلیم کا مطالعہ کریں گی۔ مسٹر پی۔ ایل۔ سریواستو ریاضی میں اور مسٹر اجیت کمار متر۔ علم نباتات میں ریسرچ کا کام کرینگے

کالی کٹ۔ ۴ر جون۔ مسلمانان کالی کٹ کی ایک کانفرنس میں جس کے صدر مسٹر محمد صمد رکن مجلس وضع قوانین ہند تھے۔ اس مضمون کی ایک قرارداد منظور کی گئی۔ کہ حکومت ہند سے استدعا کی جائے۔ کہ موپلہ قیدیوں کی نو آبادی جو کالے پانی میں قائم کی جا رہی ہے۔ اسے ملتوی کر دیا جائے۔ اور ان تمام موپلہ قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ جنہیں پچھلی بغاوت کے سلسلہ میں قید کر دیا گیا تھا۔ اور جو اب تک زندان کی کالی کوٹھڑیوں میں اپنی قید کے دن گذار رہے ہیں۔

امرتسر۔ ۵ر جون۔ کل رات کو ایک مسلمان مزدور نے چاقو کے ساتھ تقریباً چھ آدمیوں کو زخمی کر دیا۔ جن میں چند مسلمان بھی شامل تھے۔ اس واقعہ سے بڑی ہل چل مچ گئی ہے۔

آریہ سماج نے اپنا پہلا کالج یکم جون ۱۸۸۶ء کو لاہور میں قائم کیا۔ اس کی ۳۹ سالہ محنتوں کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج یہ لوگ ہندوستان میں (۵۰۵) بڑی بڑی تعلیمگاہیں چلا رہے ہیں۔ ان تمام مکاتب و مدارس میں ۵۵ ہزار طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور ان تمام تعلیم گاہوں کے اخراجات کا اندازہ تقریباً ۱۹ لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔

مولانا محمد علی نے اپنے اخبارات "ہمدرد" و "کامریڈ" کی مالی اعانت کے لئے خریداروں کے نام ایک طویل اپیل شائع کی ہے۔ جس میں یہ بتاتے ہوئے کہ صرف آٹھ ماہ میں دس ہزار روپیہ ان اخبارات پر صرف کیا جا چکا ہے۔ اگر ان اخبارات کا جاری رکھنا مقصود ہے۔ تو ہر خریدار ایک نیا خریدار پیدا کرے۔

شملہ۔ ۵ر جون۔ ہندوستانی سول سروس کا آئندہ امتحان مقابلہ ۴ر جنوری ۱۹۲۶ء کو الہ آباد میں ہوگا۔

قاسم پور کی ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک دیوانہ گیدڑ نے ۳۰ آدمیوں کو کاٹ کھایا۔ اس کے بعد اسے ہلاک کر ڈالا گیا۔

کلکتہ یکم جون۔ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے اجلاس میں مسٹر شام لال گوسائیں سب ایڈیٹر بسومتی کی طرف سے سر سوریندر ناتھ بنرجی پر ازالہ عرفی کا دعویٰ کیا گیا۔ اور ان پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ۲۷ مارچ کے بنگالی اخبار سوراج میں مستغیث کی توہین کی۔ مقدمہ کی آئندہ پیشی ۲۶ر جون کو ہوگی۔

میرٹھ میں ایک دلچسپ مقدمہ چل رہا تھا ایک ڈپٹی کلکٹر نے ایک وکیل کی لڑکی کے ساتھ اپنے لڑکے کی شادی کی تھی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ڈپٹی صاحب کو بھاری جہیز ملنے کی امید تھی جو پوری نہ ہوئی۔ اس پر لڑکی کے چال چلن کے خلاف آپ نے الزامات لگانے شروع کر دیئے۔ وکیل صاحب نے ڈپٹی صاحب اور ان کے لڑکے کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ دائر کر دیا۔ ۲۵ر مئی کو اس مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ ڈپٹی صاحب کو دو جرموں میں ایک ایک سال کی قید اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ اور لڑکے پر ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا۔

ممالک غیر کی خبریں

ہوائی جہازوں کو تباہ کرنے کے لئے ایک جدید قسم کے بم تیار کئے گئے ہیں یہ بم لاسلکی کے ذریعہ سے چلائے جائینگے جس کی صورت یہ ہے۔ کہ زمین پر کلدار توپ نصب کر دی جائے گی۔ اس سے بم برآمد ہونگے۔ جو لاسلکی کے ذریعہ سے ہوائی جہازوں کا تعاقب کرینگے۔ اور ان کو تباہ و برباد کر کے چھوڑیں گے۔

خبر آئی ہے۔ کہ ایرانی بلوچ قبائل نے مقام خواش کی قلعہ نشین فوج پر حملہ کر دیا ہے۔ اور بہت کچھ نقصان جان پہنچایا ہے۔ کچھ عرصہ سے ان قبائل میں بددلی کے آثار نمایاں تھے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کو جو سرکار سے مالی امداد ملا کرتی تھی۔ وہ نہیں دی گئی۔ علاوہ ازیں مقامی فوجوں کی تنخواہ بھی ہنوز ادا نہیں ہوئی۔